126899 ـ خاوند نے بیوی کا مال لے کر ضائع کر دیا اور مزید مال حاصل کرنے کے لیے طلاق کی دھمکی دیتا ہے

سوال

سوال بیان کرنے والی اپنا قصہ بیان کرتے ہوئے کہتی ہے کہ: بچپن میں اس کا ایکسیڈنٹ ہوا تو اس کے والدین نے ہر قیمتی چیز خرچ کے کے کئی برس تك علاج کرایا، اس کے بعد ایك مکان خرید کر اس کے نام رجسٹری کرادی، دن اسی طرح گزرتے رہے، اور اللہ سبحانہ و تعالی کے فضل و کرم سے اس کی شادی ہو گئی.
اس نے والدین کے ساتھ اچھا سلوك کرتے ہوئے اس کے بدلے میں والدین کے لیے ایك گھر خرید کر انہیں ہدیہ دے دیا، لیکن ا سکا خاوند اس سوچ کے خلاف ہے، اور اس نے اصرار شروع کر دیا کہ وہ یہ مکان اپنے نام ہی رکھے، تو بیوی نے ایسا ہی کیا.
جب شادی ہو گئی تو اس نے خاوند سے کہا: میں چاہتی ہوں کہ تم میرا مال اپنا مال سمجھو، اور کوئی ایسا کام تلاش کرو جس میں ہم اپنی جمع پونجی لگا کر تجارت کریں لیکن شرط یہ ہی کہ اس کام میں نہ تو حرام ہو اور نہ ہی کوئی نشہ آور اشیاء اور نہ ہی خنزیر کے گوشت کا کاروبار شامل ہو.
دن اسی طرح گزرتے رہے اور کچھ مدت بعد خاوند کہنے لگا کہ وہ پیزا ہوٹل کھولےگا اور کچھ رقم لے لی، لیکن اس نے میری نصیحت پر کوئی عمل نہ کیا اور حرام اشیاء کا لین دین کرنے لگا، اس طرح یہ کاروبار ناکام ہو گیا، اور جو رقم ہم نے اس کاروباب میں لگائی تھی وہ ساری خسارے میں چلی گئی اور راس المال کم ہونے لگا.
ہم نے اندرون شہر مکان خري درکھا تھا جسے فروخت کر کے ہم نے اس ناکام کاروبار کو چلانے کی کوشش کی لیکن پھر بھی کامیاب نہ ہو سکے اور معاملہ یہاں تك جا پہنچا کہ ہم اپنے شرخوار بچے کے ساتھ ایك کمرہ میں رہنے لگے.
اس کے باوجود وہ مجھے ملامت کرتا ہوا کہتا ہے کہ: اس سارے عمل کا سبب میں ہی ہوں کیونکہ میں نے وعدہ پورا نہیں کیا، اور اسے لین دین کرنے میں مکمل کنٹرول نہیں دیا تھا، اور ایك بار آ کر کہنا لگا: وہ ایك نیا کاروبار شروع کرنے لگا ہے، جس کے لیے مجھے ایك قصہ گھڑنے کا کہنے لگا اور اپنے والدین کو کہوں کہ وہ اسے قرض دیں، لیکن میں نے ایسا کرنے سے انکار کردیا.
لیکن اس نے خود جا کر میرے والد سے کچھ رقم حاصل کر لی، اور اس کے بعد میرے ساتھ برا سلوك کرنے لگا کیونکہ میں نے اپنے والدین کے پاس جانے سے انکار کر دیا تھا، پھر کچھ عرصہ بعد کہنے لگا:
جو گھر تم نے اپنے والدین کو دیا ہے کیوں نہ ہم یہ مطالبہ کریں کہ وہ اسے گروی رکھ دیں، تو میں نے ایسا کرنے سے انکار کر دیا، اس لیے اس نے مجھے طلاق دی دھمکی دی اور والدین کو بتانے پر اصرار کرنے لگا، لہذا میں نے مجبورا والدین سے بات کی تو والدہ اس پر راضی ہو گئیں لیکن والد صاحب نے ایسا کرنے سے انکار کر دیا.
بلکہ انہوں نے دھمکی دی کہ اگر اس موضوع میں دوبارہ بات کی گئی تو وہ میری والدہ کو طلاق دے دیں گے، والد

صاحب کہنے لگے کہ: میرا خاوند غیر ذمہ دار شخص ہے اور مال سے کھیلتا ہے، اور کسی بھی لحاظ سے اس پر بھروسہ اور اعتماد نہیں کیا جا سکتا.

اس کے رد فعل میں میرے خاوند نے میرے ساتھ اور بھی زیادہ برا سلوک کرنا شروع کر دیا، اور اکثر مجھے طلاق کی دھمکی دے کر کہتا کہ وہ مجھے میرے بیٹے سے بھی محروم کر دیگا، بلکہ اس نے میرے والد کو بھی اذیت دینے کی دھمکی دینا شروع کر دی، اور کہنے لگا کہ بچہ اس طرح اچھی تربیت نہیں حاصل کر سکےگا، اس کے علاوہ اور کئی باتیں بھی کرتا رہا، کچھ لوگ تو کہتے ہیں کہ یہ صرف باتیں ہی ہیں، اور جو وہ کہتا ہے کریگا نہیں، لیکن میں اپنے خاوند کو اچھی طرح جانتی ہوں؛ وہ کوئی بھی برا کام کر سکتا ہے.

اور میرے والد کو کسی بھی وقت کوئی تکلیف اور اذیت دے سکتا ہے، اس لیے آپ مجھے کیا نصیحت کرتے ہیں، آیا میں اپنے خاوند کے سامنے سر جھکا دوں اور اس کی بات مان کر اپنے والد پر دباؤ ڈال کر گھر کو گروی رکھ دوں (یہی آخری چیز ہے جس کے ہم مالك رہ گئے ہیں) تا کہ جتنی وہ رقم چاہتا ہے اسے دے سکوں ؟ یا پھر یہ بتائیں کہ اس کا مناسب حل کیا ہے ؟

اور اس کے ساتھ ساتھ آپ مجھے اپنی خالص دعاؤں میں مت بھولیں.

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

سوال کرنے والی نے سوال میں جو کچھ بیان کیا ہے اس سے تو یہی ظاہر ہوتا ہے کہ اس کا خاوند مال اور کاروبار کے لین دین میں اچھا تصرف نہیں کر سکتا، اور نہ ہی اسے اپنے ہاتھوں میں آئے ہوئے مال کا خیال رکھنے کا کوئی سلیقہ ہے.

اس لیے اس طرح کے شخص کی بیوی کو نہیں چاہیے کہ وہ اپنے خاوند کو اپنا کوئی مال دے، اور نہ ہی اپنے والد کا مال لے کر دے، اور اس کی دھمکی کے سامنے بھی مت جھکے، اور اس سلسلہ میں اس کی سچائی اور یقین کے متعلق بیوی کے تجربہ ہی کفیل ہیں کہ خاوند امانت و دیانت میں کیسا ہے، اور اس سے بھی بڑھ کر تو اس کا دین اور مال کے لین دین میں اپنے مالك و پرروردگار کے احکام کی پابندی کرنا ہے.

اس معاملے کا بہتر اور اچھا حل تو یہی ہے کہ خاوند کے ساتھ اچھا معاملہ کیا جائے اور اسے اللہ کے تقوی و پرہیزگاری کی تلقین و نصیحت کی جائے، اور آمدن کے لیے کوئی مشروع اور جائز طریقہ تلاش کرے جس میں دوسروں کے مال پر نظر نہ ہو بلکہ خود کمائی کرنے کا رجحان پایا جائے.

کیونکہ بیوی اور بچے کے اخراجات و نفقہ اور رہائش کی ذمہ داری خاوند پر عائد ہوتی ہے، اور اس کے لیے اسے

مشروع اور جائز كام كرنا چاہيے، اسے اللہ كى جانب سے يہى حكم ہے.

افسوس كے ساتھ كہنا پڑتا ہے كہ بعض خاوند اپنى ذمہ دارى كى قدر نہيں كرتے، اور ان كا طمع و لالچ ايك حد تك قائم نہيں رہتا، جب بيوى كے پاس مال ہو تو وہ اسے اور خرچ كرنے سے باز نہيں آتا، جو كہ برے اخلاق ميں شامل ہوتا ہے اور دين كى كمزورى ہے.

اس ليے بيوى كو نہيں چاہيے كہ وہ اس سلسلہ ميں اس كا تعاون كرتے ہوئے اس كو ايسا كرنے كى ترغيب دے اور ابھارے كيونكہ عورت كو ايك مستقل مالى ذمہ حاصل ہے، اس ليے عورت پر لازم نہيں كہ وہ اپنے مال ميں خاوند كو كچھ رقم دے بلكہ عورت كو خود حق حاصل ہے كہ وہ مال كاروبار ميں لگائے اور نفع حاصل كرے، اور اسے يہ بھى حق حاصل ہے كہ وہ اپنا مال جتنا چاہے والدين كو دے چاہے خاوند ايسا كرنے كى اجازت نہ بھى دے.

شيخ ابن عثيمين رحمہ اللہ سے درج ذيل سوال كيا گيا:

آپ كى نظر ميں ايسے شخص كے بارہ ميں كيا حكم ہے جو اپنى بيوى كو زدكوب كر كے اس كا مال حاصل كرے اور بيوى كے ساتھ برا سلوك كرتا ہو ؟

شيخ رحمہ اللہ كا جواب تھا:

" يہ شخص جو اپنى بيوى كو زدكوب كر كے اس كا مال ليتا اور اس سے برا سلوك كرتا ہے اللہ سبحانہ و تعالى كا نافرمان ہے.

كيونكہ اللہ سبحانہ و تعالى كا فرمان ہے:

اور ان (بيويوں) كے ساتھ اچھے طريقہ سے بود و باش اختيار كرو النساء (19).

اور دوسرے مقام پر ارشاد ربانى ہے:

اور ان (عورتوں) كے بھى ويسے ہى حقوق ہيں جس طرح ان پر ہيں اچھے طريقہ سے البقرۃ (228).

كسى شخص كے ليے جائز نہيں كہ وہ اپنى بيوى كے ساتھ اس طرح كا برا سلوك بھى كرے اور پھر خود اپنى بيوى سے اپنے ساتھ اچھا سلوك كرنے كا مطالبہ ركھتا ہو، كيونكہ يہ تو ظلم و ستم ہے جو درج ذيل فرمان بارى تعالى ميں شامل ہوتا ہے:

بڑى خرابى و ہلاكت ہے ناپ تول ميں كمى كرنے والوں كے ليے، كہ جب وہ لوگوں سے ناپ كر ليتے تو پورا ليتے

ہیں اور جب انہیں ناپ کر یا تول کر دیتے ہیں تو کم دیتے ہیں المطففين (1 ـ 3).

چنانچہ ہر وہ انسان جو دوسروں سے اپنا حق پورا حاصل کرے اور پھر لوگوں کو ان کے پورے حقوق نہ دیتا ہو تو وہ شخص مندرجہ بالا آیت کریمہ میں داخل ہوتا ہے.

میں اس طرح اور اس کے علاوہ دوسرے لوگوں سے یہی نصیحت کرتا ہوں کہ وہ اپنی بیویوں کے بارہ میں اللہ سبحانہ و تعالی کا تقوی اور ڈر اختیار کریں، جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی حجۃ الوداع کے موقع پر میدان عرفات میں خطبہ دیتے ہوئے فرمایا تھا:

" تم عورتوں کے متعلق اللہ سبحانہ و تعالی کا تقوی اور ڈر اختیار کرو، کیونکہ تم نے انہیں اللہ کی امان کے ساتھ حاصل کیا ہے، اور اللہ کے کلمہ کے ساتھ ان کی شرمگاہوں کو حلال کیا ہے "

صحیح مسلم حدیث نمبر (1218).

اور میں اس شخص اور اس جیسے دوسرے افراد سے یہ بھی کہتا ہوں کہ: سعادتندی و خوشبختی کی زندگی اسی صورت میں بن سکتی ہے جب خاوند اور بیوی دونوں ایك دوسرے کے ساتھ عدل و احسان کا معاملہ کرتے ہوں، اور ایك دوسرے کی غلطی سے چشم پوشی کریں، اور ایك دوسرے کی اچھائیوں کو مدنظر رکھتے ہوں.

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" کوئی مومن کسی مومنہ سے بغض نہیں رکھتا؛ اگر اس کے کسے اخلاق کو برا سمجھتا ہے تو اس کے دوسرے اخلاق سے راضی ہو جاتا ہے "

صحیح مسلم حدیث نمبر (1469).

دیکھیں: فتاوی علماء بلد الحرام (487).

عزیز بہن: اس کے لیے ممکن ہے کہ آپ کسی نصیحت کرنے والے کی مدد حاصل کریں جو امانت و دین میں معروف ہوں اور اسے نصیحت کریں کہ بیوی کے ساتھ حسن سلوك سے پیش آنا ضروری اور واجب ہے، اور لوگوں کے مال پر نظر نہیں رکھنی چاہیے، اور اس کے مناسب حال کے مطابق اسے کوئی کام تلاش کرنے میں معاون ثابت ہوں.

اور اگر پھر بھی وہ اس سے باز نہیں آتا اور اپنی دھمکی پر قائم رہتا ہے تو پھر ہماری رائے کے مطابق تو یہی ہے کہ آپ اس کی دھمکی کی کوئی پرواہ نہیں، اور باقی مانندہ اپنے مال میں اس کی کوئی بات نہ مانیں، کیونکہ اس جیسے افراد سے کوئی بعید نہیں کہ وہ باقی مانندہ مال بھی ضائع کر کے معاملہ نئے سرے سے شروع کر دے.

بلکہ جب آپ اور آپ کے والدین کا گھر بھی ضائع کر دے تو پھر یقینی طور پر مشکلات اور زیادہ ہونگی، اور وہ آپ کے ساتھ کھلواڑ کرے گا اور تم سب پر اس کا اور بھی زیادہ کنٹرول ہو جائیگا.

آپ اپنے پروردگار اور مالك سے مدد حاصل کرتے ہوئے صبر کریں، اور اسی کے سامنے التجا و گریہ زاری کریں، اور اپنے خاوند کی حالت کی اصلاح کے لیے اللہ سبحانہ و تعالی سے کثرت کے ساتھ دعا کیا کریں.

اور یہ علم میں رکھیں کہ اللہ سبحانہ و تعالی اس سے زیادہ قدرت رکھتا ہے، اور اس سے اعلی و برتر ہے، اور سارے معاملات اسی اللہ سبحانہ و تعالی کے ہاتھ میں ہیں.

ہم آپ کو وہی دعا کرنے کی نصحیت کرتے ہیں جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کیا کرتے تھے:

انس بن مالك رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا کیا کرتے تھے:

" اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ الْهَمِّ وَالْحَزَنِ وَالْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَضَلَعِ الدَّيْنِ وَغَلَبَةِ الرِّجَالِ "

اے اللہ میں غم و پریشانی اور عجز و کسل اور بخل و بزدلی اور قرضے اور لوگوں کے غلبہ سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں.

صحیح بخاری حدیث نمبر (6369) صحیح مسلم حدیث نمبر (2716).

واللہ اعلم.